اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان دار الامان

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ٹیلیفون ۹۱

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۰

تحریکِ جدید کی اہمیت اور اس کے مطالبات

تبلیغ کا عظیم الشان کام

از ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ انبیاء پر اپنی ایک فوقیت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ حضور کی بعثت تمام دُنیا کے لئے ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کان النبیّ یبعث الیٰ قومہ خاصّۃً و بعثت الی الناس عامّۃً (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین) کہ ہر نبی اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔ لیکن میں تمام روئے زمین کے انسانوں کی رہبری اور راہ نمائی کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے خدا تعالےٰ قرآن مجید میں آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یا ایّھا الرسول بلّغ ما اُنزل الیک من ربّک فان لم تفعل فما بلّغت رسالتہٗ۔ و اللّٰہ یعصمک من الناس۔ ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین (سورہ مائدہ رکوع ۱۰) کہ اے میرے رسول تو ان باتوں کی جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کی گئی ہیں۔ دُنیا میں تبلیغ کر۔ اگر یہ کام نہ ہوا۔ تو تُو نے اللہ تعالےٰ کے پیغام کو نہیں پہونچایا۔ اس تبلیغ کے کام میں مشکلات پیش آئیں گی۔ مخالفتوں کا طوفان اُٹھے گا۔ مگر خدا تیری حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔ تو اس کی امان اور محافظت میں ہے۔ اور یقیناً خدا کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی وہ خصوصیت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے دُنیا کے ہر احمر و اسود کو دعوتِ اسلام سے سرفراز فرمایا۔ مختلف ممالک کے بادشاہوں اور قوم کے سرداروں کو تبلیغی خطوط لکھے اور اس دعوتِ حق کا یہ اثر تھا۔ کہ آپ کے حلقہ بگوش کسی ایک قوم یا ایک علاقہ سے مختص نہیں۔ بلکہ مختلف اقوام اور مختلف علاقوں کے لوگ آپ کے متبعین میں شامل ہوئے۔

حسن ز بصرہ۔ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاکِ مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

آج جبکہ رسل و رسائل کے سلسلہ میں ہر ممکن سہولت پیدا کر دی گئی ہے۔ سفر کے ذرائع آسان ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا اس زمانہ میں اسلام کی روشنی اکنافِ عالم میں پہونچائی جا سکے اور کوئی قوم اور کوئی ملک اس نور سے محروم نہ رہ جائے۔ چنانچہ حضور کی اس بعثت کی غرض کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہے:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۵۳)

تبلیغ اسلام کے اس عظیم الشان کام کو سر انجام دینے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید جاری فرمائی۔ چنانچہ مطالبۂ چہارم میں آپ نے جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی ترغیب دی ہے۔ کہ وہ باہر نکل جائیں۔ اپنے لئے ذریعۂ معاش پیدا کریں۔ اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرتے پھریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"تمام غیر ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑنا نہایت اہم اور ضروری ہے"

پھر فرماتے ہیں:-

"روحانیت کی بھی ایک رو ہوتی ہے۔ جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے۔

پس جہاں مخالفت ہوتی ہے۔ وہاں سلسلہ کی ترقی رک جاتی ہے۔ اور جہاں نہیں ہوتی وہاں ہوتی رہتی ہے۔۔۔ ۔۔ اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سوگئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو۔ جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولےٰ کے مسلمان پھیلے۔۔۔ ۔۔۔ قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔" (الفضل خطبہ جمعہ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے مطابق ضروری ہے۔ کہ جماعت کے کام کرنے والے ذی استطاعت احباب خصوصاً نوجوان میدان عمل میں آئیں اور وہ اس مقصد کی تکمیل میں کوشاں ہوں۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی معرفت دنیا میں قائم کیا تھا۔ آج اپنے عمل سے دنیا پر اس بات کو روشن کر دیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صحیح جانشین ہم ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ وہی کام کر رہا ہے جو اس نے صحابہ کرام کے سپرد فرمایا تھا۔ اور جس طرح ان کے زمانہ میں اسلام کی شوکت اور عظمت دنیا کے ایک حصہ پر چھا گئی تھی۔ آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں اس کی عظمت اور وقعت قائم ہوگی۔ وہ مغربی لوگ جو مشرق میں آکر اسلام پر حملہ آور ہوا کرتے تھے۔ جو اسلام کی تعلیم پر بڑھ بڑھ کر اعتراض کیا کرتے تھے۔ جو مسلمانوں کو ہر تدبیر سے اسلام سے برگشتہ کیا کرتے تھے۔ آج جماعت احمدیہ نہ صرف ان کا دفاع کرے گی۔ بلکہ خود ان کے ممالک میں پہنچ کر اسلام کی صداقت اور اس کی برتری ان پر ثابت کر دے گی یہ ہے وہ عظیم الشان کام جو جماعت احمدیہ نے سرانجام دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "مجھے ایسے مردمیدان کی بہت ضرورت ہے جو ایسے پر آشوب زمانہ میں طریق مستقیم پر دین کی نصرت کریں۔ اور وہ جلال جو اسلام مدت سے کھو چکا ہے اس کی باز آمد کے لئے اپنی تمام کوشش اور تمام اخلاص سے زور لگائیں۔ یہ مختصر زندگی بہر حال ختم ہو جائے گی۔" (الحکم اکتوبر ۱۹۰۳ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک میں اللہ تعالےٰ یہ غرض شاندار رنگ میں پوری فرما رہا ہے۔ یعنی اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ مگر ابھی اس کے لئے بہت بڑی کوشش کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ جہاں احمدیت کا جھنڈا گاڑے جانے کی ضرورت ہے۔ قومیں اس وقت روحانیت کی پیاسی اور تشنہ لب ہیں۔ انہیں اسلام کا شیریں آب حیات درکار ہے اور یہ کام جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے سپرد ہے۔ کہ وہ اس کو بوجہ احسن سرانجام دیں۔

تحریک جدید کے مختصر سہ سالہ عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کے ماتحت جو عظیم الشان تبلیغی کام ہوا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ آج غیر قومیں اس کام کی عظمت کو دیکھ کر محو حیرت ہیں۔ کہ کس طرح ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے بہت سے ممالک میں احمدیت اور اسلام کے جھنڈے نصب کر دئے گئے ہیں آج خدا تعالےٰ کے فضل سے ہنگری پولینڈ۔ چین۔ جاپان۔ یوگوسلاویہ اٹلی سپین۔ سنگاپور۔ جاوا اور دیگر علاقوں میں تحریک جدید کے ماتحت احمدیہ دارالتبلیغ قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں پر مجاہدین احمدیت دن رات اعلاء کلمۃ اللہ میں معروف اور منہمک ہیں اس شاندار کامیابی کے پیش نظر جماعت کے اور نوجوانوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مطالبہ کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور جماعت کے لئے ایک درخشندہ وجود ثابت ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کبھی ان کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ دینی اور دنیوی دونوں رنگ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید ہر وقت ان کے شامل رہتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔" (الحکم ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

چندہ خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت احمدیہ رائچور کا حصہ

جماعت احمدیہ رائچور حیدرآباد دکن نے جو صرف چند افراد پر مشتمل ہے۔ خلافت جوبلی فنڈ کے چندہ میں اپنی بساط سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے بے حد محبت ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت نے اب تک آٹھ سو روپیہ کے وعدے بھجوائے ہیں۔ مولوی سیدالدین احمد خانصاحب سرکل انسپکٹر کا میں بے حد ممنون ہوں۔ کہ آپ نے اس فراہمی چندہ میں بڑی دلچسپی سے کام لیا۔ آپ جہاں نظام سلسلہ کے سختی سے پابند ہیں۔ وہاں اپنے سرکاری مفوضہ کاموں میں بے حد دیانتدار اور بے لوث واقع ہوئے ہیں۔ جس وقت خلافت جوبلی کے چندہ کی پہلی تحریک پہنچی۔ میرا ارادہ جماعت کی کمزور مالی حالت پر نظر کرتے ہوئے صرف ایک سو روپیہ وصول کرنے کا تھا۔ اور یہ رقم بھی بہت زیادہ خیال کی گئی۔ لیکن سرکل انسپکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں ایک ہزار روپیہ اس جماعت سے جانا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی محبت نے احباب جماعت میں وہ روح پھونک دی کہ ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انشاء اللہ ایک ہزار روپیہ اس تحریک میں روانہ مرکز کیا جائے گا۔ خاکسار:۔ محمد عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ ضلع رائچور

جلسہ تحریک جدید کو کامیاب بنایا جائے

جلسہ ہائے تحریک جدید کے لئے ۳۱ جولائی کی تاریخ مقرر ہے۔ اس میں اب صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعتیں ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں مقررین تجویز کر لئے جائیں۔ جملہ دیگر انتظامات کے لئے ابھی سے سوچ لیا جاوے اس جلسہ میں جملہ افراد جماعت خورد و کلاں زن و مرد کی شمولیت ضروری ہے۔ انچارج تحریک جدید

لالہ کلیان داس صاحب رئیس اعظم ملتان کی طرف سے چند استفسارات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبیہ مبارک ہی نظر آئی تھی

شاہ پور (ضلع) کے ایک معزز مسلمان کرم حسین شاہ صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی نے جناب لالہ کلیان داس صاحب رئیس ملتان کی خدمت میں چند استفسارات بذریعہ خط بھیجے۔ جن کا جواب لالہ صاحب موصوف نے واپسی ڈاک میں دیا۔ اور ایک نقل اس جواب کی معہ اصل سوالات کے خاکسار کے پاس بھیجدی۔ میں ان سوالات اور جوابات کو افادۂ عام کے لئے "الفضل" میں شائع کراتا ہوں:۔ خاکسار حشمت اللہ۔

استفسارات

۱۔ آپ زیارت عراق کے واسطے جب تشریف لے گئے تھے۔ تو کیا آپ کے اندر نورِ ایمان از روئے اسلام موجزن تھا:۔

۲۔ آپ نے وہاں کربلا معلےٰ۔ نجف اشرف۔ کوفہ کاظمین شریف میں جاکر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت عقیدتاً کی تھی۔ یا محض سیر و تفریح کی خاطر۔ آپ نے جو کچھ وہاں دیکھا۔ اور حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے کیا اخذ کیا۔ کیا آپ کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ پاک لوگ واقعی خلیفۂ خدا اور نائب رسول ہیں۔ اور کیا ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ اور انسان کو تسکینِ قلب حاصل ہو سکتی ہے:۔

۳۔ آپ نے جو مسلمان پاک کے مزار مقدس پر کسی آدمی کو دیکھا تھا۔ وہ واقعی موجودہ خلیفۃ المسیح ہی تھے۔ یا آپ غلطی کھا رہے ہیں؟

۴۔ کیا یہ تمام خطوط اور عبارات جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ واقعی آپ کے خطوط ہیں۔ یا کسی شخص نے آپکی طرف سے جعلی طور پر شائع کر دیئے ہیں

۵۔ کیا آپ سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہو کر نورِ ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں:۔

۶۔ کیا آپ نے تسلی کر لی ہے کہ موجودہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اور ان کی جماعت صحیح طور پر مسلمان پاک اور دیگر حضرات جن کی زیارت سے آپ مشرف ہو چکے ہیں۔ اور جن کے مزاروں پر آپ کو خلیفۃ المسیح کے متعلق بشارت ہوئی ہے۔ کے اتباع میں چل رہے ہیں۔ اور ان کے ارشادات و اقوال پر صحیح طور پر عمل پیرا ہیں۔ اور ان پاک لوگوں کو واقعی اولیاء اللہ سمجھتے ہیں:۔

۷۔ کیا میں آپ کے خط کا جواب کسی اخبار میں شائع کرنے کا مجاز ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ اس تکلیف سے جو آپ کو دی گئی ہے۔ مجھے معاف فرمائیں گے۔ کیونکہ یہ ایک دینی معاملہ ہے۔ آپ بے شک مختصر جواب دے سکتے ہیں۔ لیکن جواب سے ضرور سرفراز فرمائیں۔ آپ کا مخلص کرم حسین شاہ زائر عراق۔ صدر شاہ پور

لالہ کلیان داس صاحب کا جواب

مکرم بندہ جناب سید کرم حسین شاہ صاحب۔ السلام علیکم۔

نوازش نامہ جناب کا ۱۶-۷ ماہ حال کا ملا۔ احوال سے آگاہی ہوئی۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ میں جناب کے سوالات کا جواب جو کچھ سچ ہے دیتا ہوں۔ چاہے آپ کو ناگوار ہی گزرے۔ معاف فرمائیں گے؟

۱۔ میں زیارت عراق کے واسطے جب گیا۔ تو میرے اندر کوئی نورِ ایمان از روئے اسلام موجزن نہیں تھا:۔

۲۔ میں نے بے شک کربلا معلےٰ نجف اشرف۔ کوفہ۔ کاظمین شریف میں جاکر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ایسی عقیدت سے کی تھی۔ کہ شاید ہی کوئی مسلمان ایسی کرے۔ کیونکہ اس میں ایک خاص مطلب پرستی تھی۔ میرے لڑکے پیدا ہوتے۔ اور فوت ہو جاتے تھے۔ میرے پاس لاکھوں روپے تھے۔ لیکن یہ درد ناقابلِ برداشت تھا۔ میں ضرور مغموم رہتا تھا۔ میرے لڑکے چاند کی طرح خوب صورت ہوتے تھے۔ لیکن فوت ہو گئے۔ غرض کہ لڑکی تک بھی۔ میرے محلہ میں ایک ڈاکٹر کشن چند صاحب رہتے تھے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے شاہ یوسف گردیز ملتان میں ایام محرم میں منت مانی تھی۔ تو ان کی اولاد ٹھہر گئی۔ اور ان کے تین لڑکے موجود ہیں۔ پوتے بھی ہیں۔ میں نے بھی ایام محرم میں منت مانی۔ اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے میرے ہاں بھی لڑکا پیدا ہوا۔ لیکن میرے دل میں یہ خیال مستحکم ہو گیا۔ کہ یہ ان کی بخشش سے ہے۔ اور محرم کے دن میں نے پھولوں کے ہار۔ اور مٹھائی کی ٹوکری تعزیہ پر بطور نیاز پیش کی۔ جو تعزیہ بوہڑ دروازہ سے بنام ترکھانا والا مشہور ہے لیکن یہ دیکھنا تھا۔ کہ پہلے لڑکوں سے یہ بڑا ہو جائے۔ تب معلوم ہو۔ جب یہ وقت بھی گزر گیا۔ تو اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس قدر عقیدہ بڑھ گیا۔ کہ ایک دفعہ میں محرم کے دنوں میں کراچی میں تھا اور نیاز دینے کے خیال نے مجھے اس قدر پریشان کر دیا۔ کہ شائد میری گھر والی سستی کرے۔ اور تعزیہ پر نیاز نہ دے۔ تو خدا جانے کیا ہو گا۔ میں اسی جنون میں میل ٹرین میں سوار ہو گیا۔ یہی خیال کیا۔ کہ چار بجے ملتان جا پہونچونگا پھر بھی شہر سے باہر تعزیہ پر نیاز دے دونگا۔ لیکن جب میں گھر پہونچا۔ تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ میری گھر والی نے بہت ہی بلکہ مجھ سے بڑھ کر عقیدت سے نیاز دی۔ یعنی اس نے پھولوں کے ہار دلدل کے لئے اور تعزیہ کے لئے نو پروئے۔ جب لڑکا بڑا ہوتا گیا۔ تو اُسے خود احساس ہوا۔ بچپن میں میں نے کئی دفعہ دیکھا۔ تو وہ محرم کے دنوں میں مغموم سا دکھائی دیتا تھا۔ اور اس کے مونہہ سے مرثیے خود بخود نکلتے تھے۔ یہ بھی میں ایک اس کا اثر سمجھتا تھا۔ بعد ازاں تو محرم کے دن خرچ کو بڑھاتا گیا۔ چار بوری کھانڈ کی۔ اور بیس پچیس من برف تو شربت کے لئے اور چاول نمکین۔ اور میٹھے علاوہ اس سال میں نے کہا۔ صرف تین دیگ کافی ہیں۔ اس نے کہا۔ نہیں پانچ دیگ ہوں۔ اور کچھ ناراضگی ظاہر کی۔ لیکن مجھے پانچ ہی دیگ پکوانی پڑیں:۔

بڑے بڑے رؤسا۔ اور افسران بھی میرے بنگلہ پر شام کو نیاز بڑے پریم سے ہمیشہ کھاتے ہیں اگر جناب ۱۴۔ مارچ کے انگریزی اور اردو اخبارات کو دیکھیں یعنی "ملاپ"۔ "پرتاپ" "زمیندار" "احسان"۔ "ٹریبیون" وغیرہ۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہندو اور مسلمان صاحبان نے میرے بنگلہ پر نیاز میں شریک ہو کر ایک نظارہ ظاہر کیا۔ اور ایسا ہر سال ہوتا ہے۔ مرثیہ خوانی بھی ہوتی ہے۔

اگر آپ مزید تصدیق چاہیں۔ تو منشی واحد بخش لائسنسدار تعزیہ تر کھانانوالہ اندرون بوہڑ دروازہ سے دریافت فرمالیویں۔ یا سید رکن عبد اللہ شاہ صاحب گردیزی یا سید حامد شاہ صاحب گردیزی میونسپل کمشنر غرضیکہ کسی مسلمان صاحب سے بھی آپ پوچھیں۔ تو وہ آپ کو ہمارے عقیدہ کی باتیں بتائیں گے۔ اب تو یہ نوجوان سید صاحبان میرے لڑکے کو اپنے ساتھ جنڈی تعزیئے وغیرہ کی راتوں کو ساتھ رکھتے ہیں۔ اس محرم میں تو مجھے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ رات کو انکے ساتھ مرثیہ پڑھتا رہا ہے۔ یہ لوگ سب تعلیم یافتہ یعنی بی۔ اے وکیل اور رئیس آدمی ہیں۔ میرا لڑکا بی اے فورتھ ایر کا طالبعلم ہے۔ اور بہت خوبصورت نوجوان ہے۔ اب آپکو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ جس شخص کا ملتان میں اتنا عقیدہ ہو۔ تو ان پاک مقامات پر اس کا کتنا عقیدہ ہوگا۔ میرا وہاں کے مزاروں پر ضرور اعتقاد ہے لیکن لوگوں پر نہیں۔ جو آج کل کے ہیں۔ مزید میں اس بارہ میں کچھ تحریر نہیں کرنا چاہتا۔ ان مزاروں پر بیشک اس وقت بھی وہ طاقت ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ جو لاکھوں آدمی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ وہ بیوقوف نہیں ہیں۔ لیکن میرا تجربہ ہے۔ کہ وہ سیر اور تفریح کے لئے جاتے ہیں۔

(۳) میں نے سلمان فارسی یا سلمان پاک کے مزار پر جس آدمی کو اندر دیکھا تھا۔ اس وقت تو مجھے یہی خیال تھا۔ کہ میں نے سلمان فارسی کو ہی دیکھا ہے۔ اور ۳۰ مئی تک اسی خیال میں رہا تھا۔ یہ تو خانپور کے سٹیشن پر ایک آنکھ دیکھنے سے آنکھوں کے سامنے سلمان فارسی والا نقشہ آگیا میں نے بہت خیالات کو ان کے برخلاف کیا۔ لیکن وہ نقشہ ٹھیک ہی تھا۔ میں نے اس وقت تک مرزا صاحب کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ اس کے بعد پھر کبھی قادیان گیا ہوں۔ لیکن جو حقیقت تھی۔ وہ بیان کر دی۔ ضرور وہی تھے۔

(۴) یہ تمام خطوط جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ ضرور میرے ہیں۔ کسی کو جرأت ہی کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ جعلی طور پر شائع کرے۔ آخر میں ایک زندہ ہستی ہوں۔ میں فوراً اس کے برخلاف لکھ سکتا ہوں۔

(۵) میں سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا۔ لیکن میرے دل میں از حد احترام اور عزت ہے۔ کیونکہ جو اثر مجھ پر سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں ہوا۔ وہ میں ہی جانتا ہوں۔ میں اس شہر میں ایک مانا ہوا دلیر آدمی ہوں۔ اور بڑے بڑے فقرا اور سنت مہاتماؤں کی صحبت میں رہا ہوں۔ لیکن اس اثر کو نہیں بھول سکتا۔ تا زیست میری آنکھوں کے سامنے رہیگا۔

(۶) ہاں۔ میں نے تسلی کر لی ہے تسلی تو اسی وقت کر لی تھی۔ کہ جو شکل سلمان پاک کے مزار پر دیکھی تھی یہ وہی شکل خانپور کے سٹیشن پر ایک سیکنڈ میں سامنے آئی۔ اور کسی مزار پر یہ شکل سامنے نہیں آئی تھی صرف سلمان پاک کے مزار پر ہی۔ میں ہر ایک مزار شریف پر جا کر اندرونی زیارت کے لئے استدعا کیا کرتا تھا۔ مجھے کاظمین شریف پر بہت اثر ہوا۔ مجھے اندر نور ہی نور محسوس ہوا۔ زبیدہ کے مزار پر بہت شانتی محسوس ہوئی۔ اور بہلول دانا کے اندر زیارت کے بعد جب میں باہر نکلا۔ تو شیخ جنید بغدادی شیخ معروف۔ منصور حداد اور نبی یوشع کے مزاروں پر زیارت کر رہا تھا۔ تو مجھے بہلول دانا کے اندر واپس کھینچ پڑتی تھی۔ اور میرے دل میں بار بار یہی خیال آتا تھا۔ کہ یہاں گورونانک صاحب آئے ہیں۔ لیکن میں نے آگے کبھی نہیں سنا تھا۔ صرف اندر سے ہی خیال آرہا تھا۔ تو میں نے ایک آدمی سے منصور حداد کے باہر پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ یہاں گورونانک تو کوئی نہیں آئے۔ ہاں بابا نانک ضرور آئے تھے۔ اور وہ بہلول دانا کے اندر میں فوراً واپس آیا۔ تو دیکھا۔ کہ ایک تختہ بنا ہوا ہے۔ جتنی دیر میں وہاں کھڑا رہا۔ میرے اندر سخت لرزا تھا۔ وہاں ایک اینٹ دیوار میں لگی ہوئی ہے۔ جس پر ترکی زبان میں لکھا ہے۔ کہ چار ماہ اس جگہ بابا نانک جی نے خدا کی بندگی کی۔ اور یہ ۹۱۹ھ ہجری میں ہوا ہے یہ اثر اب بھی ان مزاروں پر۔

(۷) آپ بے شک میرے جواب کوشائع کر اسکتے ہیں۔ یہ سچائی ہے۔ جو میں نے بیان کی ہے۔ مجھے ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ میں ایک لفظ بھی غلط لکھوں۔

اگر میں ان کے ارشادات اور اقوال پر صحیح طور پر عمل پیرا نہیں تو یہ میری کمزوری ہے۔ میں ضرور ایسے لوگوں کو اولیاء اللہ سمجھتا ہوں۔ اور جناب نے کچھ دریافت فرمانا ہے۔ تو بندہ حاضر ہے۔ کار خدمت لائقہ سے سرفراز فرمادیں

بندہ کلیانداس

قابل غور باتیں

اس خط و کتابت میں مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) لالہ صاحب موصوف عراق عرب جانے کے وقت مشرف باسلام نہ ہوئے تھے۔ اور نہ ابتک اسلام لائے ہیں۔

(۲) جبکہ لالہ صاحب موصوف اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ تو وہ ان سوالات کے کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ وہ پاک لوگ واقعی خلیفۂ خدا اور نائب رسول ہیں۔ اور کیا ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ وغیرہ۔

(۳) اس سوال کا جواب کہ انہوں نے جو سلمان پاک کے مزار مقدس پر کسی آدمی کو دیکھا تھا وہ واقعی موجودہ خلیفۃ المسیح ہی تھے۔ یا آپ غلطی کھا رہے ہیں۔ انہوں نے صفائی سے دیا ہے۔ کہ "میں نے سلمان فارسی یا سلمان پاک کی مزار پر جس آدمی کو اندر دیکھا (کشفی طور پر) اسوقت تو مجھے یہی خیال تھا کہ میں نے سلمان فارسی ہی کو دیکھا ہے اور ۳۰ مئی تک اسی خیال میں رہا تھا۔ یہ خانپور سٹیشن پر ایک آنکھ دیکھنے سے آنکھوں کے سامنے سلمان فارسی والا نقشہ آگیا۔ میں نے سب خیالات کو انکے (حضرت خلیفۃ المسیح کے) برخلاف کیا۔ لیکن وہ نقشہ ٹھیک ہی تھا۔ میں نے آج تک (۳۰ مئی ۱۹۳۸ء تک) مرزا صاحب کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ اس کے بعد پھر کبھی قادیان گیا ہوں لیکن جو حقیقت تھی۔ وہ بیان کر دی۔ ضرور وہی تھے۔" اس میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ اے پوچھنے والو۔ میں مجبور ہوں۔ کہ وہی کچھ کہوں جو میری آنکھوں نے دیکھا۔ میں نے آپ لوگوں کے سوالات کرنے سے پہلے خود ہی اپنی آنکھوں کے فیصلہ پر کافی شکوک پیدا کئے۔ لیکن وہ بالکل متاثر نہیں ہوئیں۔ انہوں نے وہی کہا جو دیکھا تھا۔ لالہ صاحب موصوف سوال کرنے والوں کی تسلی کے لئے کہتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں کو کہیں یہ شک نہ ہو۔ کہ میرا حضرت خلیفۃ المسیح کی شبیہ مبارک کو دیکھنا تخیلات کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں نے ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء سے پہلے کبھی ان کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ خیالات کے ذریعہ کوئی انکے ساتھ خاص ربط تھا۔ یہ کیسا کھلا اور صاف بیان ہے۔ جو شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔

(۴) معترض سائل نے ۱۲ جولائی کے شائع شدہ نوٹ کو جو اس بارہ میں تھا۔ کہ خطوط کا جعلی طور پر شائع کرنا زندہ ہستی کی موجودگی میں آسان نہیں ناکافی جانتے ہوئے چاہا ہے۔ کہ لالہ صاحب موصوف کی اپنی تحریر ان کو مل جائے کہ واقعی وہ خط ان کے اپنے لکھے ہوئے ہیں۔ سو لالہ صاحب موصوف نے صاف لکھدیا کہ "تمام خطوط جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ ضرور میرے ہیں"

پھر لکھتے ہیں۔ "کسی کو جرأت ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جعلی طور پر شائع کر دے آخر میں ایک زندہ ہستی ہوں۔ میں فوراً اس کے برخلاف لکھ سکتا تھا"

۵۔ میں نے ۱۲ جولائی کے اخبار الفضل میں لاہور کے ان ہندو دوستوں کو دعوت دی تھی۔ جو کہ لالہ کلیانداس صاحب کے بیانات مندرجہ اخبار الفضل ۷ جولائی ۱۹۳۸ء کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کہ جب وہ براہِ راست لالہ کلیانداس صاحب سے خط لکھکر اطمینان کرلیں۔ کہ واقعی اُن کا اپنا بیان ہے۔ تو وہ قادیان تشریف لائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت کریں۔ مجھے یقین ہے کہ نور صداقت انپر بھی عیاں ہو جائیگا میں پھر حق کے طالبوں کو ہاں ان کو جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے جویاں ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ضرور ضرور قادیان تشریف لائیں۔ اور اس نورانی چہرے کو دیکھیں تا ان کو خدا کا نور نظر آئے۔

۶۔ لالہ صاحب موصوف نے ۳۰ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے تاثرات کو یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ "میں بڑے بڑے فقراء اور سنت اور مہاتماؤں کی صحبت میں رہا ہوں۔ لیکن اس اثر کو نہیں بھول سکتا۔ تا زیست میری آنکھوں کے سامنے رہیگا"

۷۔ معزز سوال کنندہ نے نہ معلوم یہ سوال ایسے شخص پر جو اسلام میں داخل نہیں ہے۔ کیوں کیا ہے۔ کہ کیا آپ نے تسلی کرلی ہے کہ موجودہ حضرت خلیفۃ المسیح اور ان کی جماعت صحیح طور پر سلمان پاک اور دیگر حضرات جن کی زیارت سے آپ مشرف ہوچکے ہیں۔ اور جن کے مزار پر آپکو خلیفۃ المسیح کے متعلق بشارت ہوئی کی اتباع میں چل رہے ہیں۔ اور ان کے ارشادات اور اقوال پر صحیح طور پر عمل پیرا ہیں۔ اور ان پاک لوگوں کو واقعی اولیاء اللہ سمجھتے ہیں"

گو لالہ صاحب موصوف نے مجمل جواب دیدیا ہے۔ کہ "ہاں میں نے تسلی کرلی ہے" اور مزید وضاحت کردی ہے۔ کہ تسلی تو اسی وقت کرلی تھی۔ کہ جو شکل سلمان پاک کے مزار پر دیکھی تھی یہ وہی شکل خانیوال کے سٹیشن پر ایک سیکنڈ میں سامنے آئی" یعنی مجھے اپنے کشف کے بارہ میں کوئی کوئی شبہ نہیں"۔ اور کسی مزار پر یہ شکل سامنے نہیں آئی تھی۔ صرف سلمان پاک کے مزار پر ہی"۔ یعنی معزز سائل کو یہ امر واضح رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی شبیہ مبارک کشفاً لالہ صاحب موصوف کو صرف سلمان فارسی کے مزار پر نظر آئی تھی۔ اور کسی مزار پر نہیں آئی۔

رہا اتباع کا سوال۔ سو معلوم ہونا چاہیئے کہ صحاح ستہ میں بھی اور صحاح اربعہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ان دنوں سورہ جمعہ نازل ہورہی تھی۔ جب آیت آخرین منھم لما یلحقوا بھم پڑھی گئی تو ایک صحابی نے دریافت کیا کہ حضور یہ ان لوگوں میں تشریف لائیں گے۔ جو ابھی ہمیں نہیں ملے۔ اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہٗ رجلٌ او رجالٌ من ابناء الفارس یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو فارسی الاصل شخص اس کو واپس لے آئیگا۔ یعنی جب اسلام پر عمل اٹھ جائے گا۔ اور یقین و ایمان جاتا رہیگا۔ تو اس وقت فارسی الاصل شخص از سر نو اسلام کو قائم کریگا اور ان کی جماعت جو ہوگی آخرین کی مصداق ہوگی۔ گو وہ لوگ بھی نشانات دیکھیں گے اور تزکیہ حاصل کرینگے۔ اور قرآن کریم کے معارف جاننے والے ہوں گے اور حکمت سے مامور ہوں گے۔

پس جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کھڑا ہو نبوالا ہو اور جس کا کام وہی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یعنی نشانات دکھلانا تزکیہ کرنا اور کتاب وحکمت سکھانا وہ تو خود صحابہ گرہوا اس کے متعلق یہ سوال کرنا کیا معنے رکھتا ہے کہ فلاں فلاں صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے کہ نہیں۔ سو یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان۔ اب رہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سو جیسا کہ حدیث میں رجل کے علاوہ رجالٌ بھی آیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فارسی الاصل ہیں ایمان کو ثریا سے واپس لانے والے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق ہیں اور فارسی الاصل ہیں

چندہ خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق لجنہ اماء اللہ قادیان کی مخلصانہ کوشش

گذشتہ پرچہ میں جو فہرست چھپ چکی ہے۔ اس کی تمہید میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی مساعی کا ذکر آچکا ہے۔ ذیل میں احمدی خواتین کے وعدوں کی فہرست درج کیجاتی ہے

تتمہ فہرست لجنہ اماء اللہ قادیان

(وعدہ تین ہزار روپے)

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ کلاں درد صاحب	۲۰/
اہلیہ صاحبہ خورد درد صاحب	۲۰/
اہلیہ صاحبہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	۵۰/
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب	۱۸/
مجیدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب	۸/
یہ ایزادی ہے۔ گزشتہ وعدہ ۱۶/ تھا۔ گویا کل ۲۴/ روپے ہوگیا۔	
آمنہ بیگم بنت بابو سراج دین صاحب	۲۰/
کریم بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محی الدین صاحب	۲۶/
مبارکہ بانو صاحبہ بنت نیّر صاحب	۲۵/
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام علی صاحب	۲۰/
اہلیہ صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب	۲۰/
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد القیوم صاحب	۲۰/
حیات بیگم صاحبہ	۱۵/
اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب	۳۲/
امیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب	۵۰/
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد ایوب صاحب	۲۰/
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب	۲۰/
زینب بی بی و اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ اللہ بخش صاحب	۲۰/
جلال خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری صادق علی صاحب	۲۰/
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی صاحب	۲۵/
عمری بی صاحبہ اہلیہ شیخ نیاز احمد صاحب	۲۰/
ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل	۲۰/
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب	۲۰/
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ اکبر علی خانصاحب مرحوم	۲۵/
برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	۲۰/
علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ گل محمد صاحب	۱۵/
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ	۱۵/
صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد اللہ صاحب	۲۰/
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد اکرام صاحب	۳۱/
اہلیہ صاحبہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا سماٹرا	۲۲/
اہلیہ صاحبہ کلاں مرزا گل محمد صاحب رئیس	۵۵/
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد المجید صاحب اسسٹنٹ مینجر الفضل	۲۰/
اہلیہ مرزا برکت علی صاحب آباد آن	۵۰/
اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الاحد صاحب	۱۵/
بیوہ پیر مظہر قیوم صاحب مرحوم	۳۵/
ممتاز بیگم صاحبہ	۱۵/
امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں غلام حسین صاحب پشاوری	۲۲/
اقبال بیگم صاحبہ	۱۵/
علیمہ بیگم صاحبہ	۱۵/
اہلیہ صاحبہ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب	۵۰/
اہلیہ صاحبہ صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی	۲۰/
اہلیہ صاحبہ خانصاحب ذوالفقار علی صاحب	۵۰/
مھورا اقبال بیگم صاحبہ	۲۰/
ام داؤد احمد صاحب اہلیہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب	۲۵/
بیگم صاحبہ کلاں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب	۵۰/
بیگم صاحبہ خورد " " "	۵۰/
سیدہ بیگم بنت میر محمد اسحٰق صاحب	۱۵/
بشریٰ بیگم بنت " " "	۱۵/
میزان	۱۲۲۳/۸/-
دیگر متفرق رقوم	۱۸۴۸/۶/-
سابقہ میزان	۶۸۹/۸/-
کل میزان تا حال	۳۷۶۱/۶/-

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن

اعلیٰ پایہ کے انگریزی دان اصحاب کی نظر میں

اہل پیغام کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن کے متعلق عموماً یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی خواں طبقہ پر اس کا خاص اثر ہے۔ اور یہ کہ اس سے اسلام کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم خداتعالیٰ کا کلام ہے اور جو شخص بھی اسے غور سے پڑھے گا اور اس کی تعلیم پر عمل کرے گا اسے ضرور روحانی فائدہ حاصل ہوگا۔ اور یہ بھی قرآن کی فضیلت کا ثبوت ہے کہ بعض لوگ سیل جیسے متعصب عیسائی کا ترجمہ پڑھ کر اسلام کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ تھوڑے بہت معانی قرآن کریم کے اپنے ترجمے میں شائع کئے ہیں وہ بہت حد تک قادیان کے طفیل ہی انہیں معلوم ہوئے۔ اور ان کا اثر بھی طبعاً نیک ہی ہونا چاہئیے مولوی محمد علی صاحب کے لئے اگر کوئی چیز قابل فخر ہو سکتی ہے تو یہ کہ انہیں انگریزی زبان میں ان معنوں کو منتقل کرنے میں کہاں تک کامیابی ہوتی۔ سو اس کے متعلق میں ایک دو باتیں پیش کر کے دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ ترجمہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے کسی فخر کا موجب نہیں ہو سکتا۔

حافظ غلام سرور صاحب ایم۔ اے پنجاب اور بی۔ اے کیمبرج جو نہ صرف عربی کے سکالر ہیں بلکہ یورپ میں رہ کر انگریزی زبان کے بھی بہت بڑے ماہر ہیں۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب کے غالباً "کلاس فیلو" بھی ہیں۔ ان کے ترجمہ کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں جو شائع ہو چکی ہوئی ہے۔ کہ

"The English in scores of passages in the body of the Translation has very poor construction and is left hanging in mid-air, or is so involved as to be unintelligible without unduly prolonged consideration".

یعنی اس ترجمہ میں بیسیوں عبارتوں کی انگریزی بہت کمزور اور پھسپھسی ہے اور ہوا کے درمیان معلق چھوڑ دی گئی ہے۔ یا اس قدر پیچیدہ ہے کہ ایک ناواجب اور غیر ضروری غور و فکر کے بغیر اس کا سمجھنا ناممکن ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے دو درجن کے قریب مثالیں بھی پیش کی ہیں۔ جن سے مولوی محمد علی صاحب کی انگریزی کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"In chapter 13, verses 28, 31, and 33 there is no predicate and the translations as they stand are nothing but words jumbled together".

باب ۱۳۔ آیت ۲۸، ۳۱ اور ۳۳ میں خبر غائب ہے اور ترجمہ کیا ہے الفاظ کا ایک بے ترتیب مجموعہ ہے۔ ایک آیت کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے یوں کیا ہے جس کے متعلق حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس کا کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔

"And of men is he who takes instead frivolous discourse to lead astray from Allah's path without knowledge and to take it for mockery; those shall have an abasing punishment."

وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو بجائے اس کے بے معنی باتیں بیان کرتا ہے خدا کے رستے سے بغیر علم کے بھٹکانے کے لئے اور ایک کھیل سمجھنے کے لئے ان لوگوں کو ذلت آمیز سزا دی جائے گی۔ یہ فقرہ واضح طور پر بے معنی معلوم ہوتا ہے۔

علامہ یوسف علی صاحب نے جو اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ

"The English of the text is decidedly weak, and is not likely to appeal to those who know no Arabic."

ترجمہ کی انگریزی یقینی طور پر کمزور ہے۔ اور ان لوگوں کو اپیل نہیں کر سکتی جو عربی نہیں جانتے۔

انگریزی زبان کے ایک ماہر کی اس رائے کی موجودگی میں یہ خیال کرنا کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمے سے کوئی انگریز متاثر ہو کر اسلام کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے ایک خوش فہمی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مصلح الدین سعدی بی۔ اے

احباب و عہدیداران جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

گذشتہ دو ماہ سے بعض شہری اور زمیندار جماعتوں کی طرف سے چندہ کی رفتار نہایت مدھم ہے۔ اور بمقابلہ بجٹ سنہ رواں جس قدر آمد ہونی چاہئیے تھی نہیں ہوئی حالانکہ ماہ جون و جولائی میں زمینداروں کے چندہ کی وجہ سے بہت بیشی ہونے کی امید تھی اس سے ظاہر ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے متعلقہ کی طرف سے اس چندہ کی فراہمی میں کوتاہی ہوتی ہے۔ زمیندارہ جماعتیں خصوصاً چندہ میں پیچھے ہیں۔ ان کے عہدیداروں کو چاہئیے کہ جلد اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت سلسلہ کی بعض اور تحریکات کے لئے بھی چندہ کا علیحدہ مطالبہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ چندہ عام ایک فریضہ چندہ ہے اس لئے دیگر چندوں کی وجہ سے اس لازمی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہئیے۔ گذشتہ دو ماہ کی کمی چندہ کے متعلق مجھے زیادہ تر یہ وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ نئے سال سے جماعتوں کے عہدیدار نئے تبدیل کئے گئے ہیں۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ اس ردوبدل کی وجہ سے چلتے ہوئے کام میں کچھ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ جو وقت زمینداروں سے چندہ کی وصولی کا تھا وہی ان کے چارج کے لینے دینے اور کام کے سمجھنے سمجھانے میں صرف ہو گیا۔ اس لئے بروقت باقاعدہ چندہ کی وصولی نہ ہونے کے سبب کمی واقع ہوئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ کی فراہمی میں جو کسی نہ کسی وجہ کی بنا پر کوتاہی ہوئی ہے۔ اس کی بہت جلد تلافی کی جاتے۔ یعنی جن دوستوں سے ابھی تک چندہ وصول نہ ہوا ہو۔ ان سے بہت جلد وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔ اور آئندہ باقاعدہ فراہمی اور بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ناظر بیت المال

ٹریکٹ مطالبات تحریک جدید شائع ہوگیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے تین سالہ خطبات اور ارشادات بابت تحریک جدید کا خلاصہ شائع ہوگیا ہے۔ عام اور مالی مطالبات کو علیحدہ علیحدہ شائع کیا گیا ہے۔ تاکہ متعلقہ سیکرٹریان کو اپنا اپنا کام کرنے میں آسانی ہو چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ ممکن ہے کہ بعض احباب وقت پر اطلاع نہ دے سکیں اس لئے ان کی ضرورت کے متعلق مناسب اندازہ کرکے ٹریکٹ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی قیمت بحساب فی ٹریکٹ ایک آنہ علاوہ محصول ڈاک کے ادا فرمانے کا انتظام فرمائیں گے۔ تاکہ حضرت امیر المومنین

خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں دوست اپنے قیمتی لٹریچر کو ارزاں قیمت میں خرید سکیں۔

احباب جماعت مطلوبہ تعداد سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ خریدنے کی کوشش کریں

انچارج تحریک جدید

جدید مکمل باورچیانہ

ہر مذہب کے لحاظ سے کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب دو سو صفحات کی ضخامت جس میں ۴۲ قسم کی روٹیاں اور پراٹھے۔ ۳۳ قسم کے سموسے اور بسکٹ۔ ٹکڑے ۳۹ قسمیں دالیں۔ اور ان سے مختلف چیزیں بنانے کی ترکیب ۴۳ قسمیں خاگینہ۔ سالن۔ قورمہ کباب وغیرہ ۳۸ قسم خوش ذائقہ مختلف قسم کے پلاؤ۔ ۳۵ قسم ذائقہ دار بریان ۴۹ قسم کے حلوے ۴۳ قسم کی مٹھائیاں۔ ۲۳ قسم کی چٹنیاں اور مربے ۱۹ قسم کے انگریزی و ہندوستانی ناشتے۔ کیک وغیرہ۔ ۴۸ قسم کے انگریزی قسم کے کھانوں کی ترکیبیں۔ غرضیکہ ایسی مکمل کتاب مارکیٹ میں اس سے قبل نہ تھی۔ دو سو صفحات اور قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲؍ محصولڈاک ۶؍ علیحدہ

منگانے کا پتہ:۔ **مخشر خیال بک ڈپو جامع مسجد دہلی**

اعلان

آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں شیخ خورشید علی صاحب کو جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ضلع لائل پور کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے :۔ ناظر بیت المال

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲-۱ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگو بند رام ولد اوتم چند و اوتم چند ولد ماچھی رام ذات کھترڑہ سکنہ شیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳۸-۶-۲۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

موئنس

خونی بواسیر کی نہایت زود اثر دوا ہے۔ اس موذی مرض کی تکلیف جاننے والے ہی جانتے ہیں۔ بہت ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس مرض کو دائمی خیال کرکے علاج چھوڑ دیا ہے۔ مگر یہ دوا چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت آدھا اونس عہ محصولڈاک علاوہ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھئے:۔ **ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان**

مصفی اعظم

جلدی امراض کیلئے ہمارا مخصوص شربت ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں داد۔ خارش سب دور ہو جاتے ہیں۔ جلد صاف اور ملائم رہتی ہے۔

حیات نسواں

سیلان الرحم (لیکوریا) کے باعث مریضہ کا جسم لاغر کمزور چہرہ کا زرد اور بے رونق رہنا۔ دل کی دھڑکن محسوس کرنا چلنے پھرتے کام کاج کرنے میں سستی محسوس کرنا۔ سر کا چکرانا۔ پیڑو کمر میں درد کا رہنا ان سب شکایات کو صرف حیات نسواں ہی دور کرکے حیات تازہ بخشتی ہے۔ حب عنبری خاص بالکل بیضرر زود اثر ہے دواخانہ کے نہایت قابل و ہوشیار طبیب عورتوں کے زنانہ امراض میں خاص مہارت رکھتے ہیں علاج و مشورہ بذریعہ خط و کتابت بھی کیا جاتا ہے۔ دواخانہ کی مخصوص فہرست مفت طلب کریں ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کرشمہ آب حیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کردیگی اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عمہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲-۱ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منگہ رحماں ولد غلام حیدر ذات شاہ بہلول سکنہ جھنگ شاہ بہلول تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۱ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۳۸-۵-۱۲ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنوں ۲۴ جولائی - علاقہ زیر انتظام برطانیہ کے وزیریوں، ختکوں اور بنوچیوں کا ایک لشکر جو ۳۰۰ افراد پر مشتمل تھا گذشتہ شب ۹ بجے ریلوے گیٹ کے ذریعہ بنوں میں داخل ہو گیا اور فرنٹیئر کانسٹیبلری پوسٹ تھانہ صدر کے نزدیک اس نے مورچہ لگا دیا - قبائلی لشکر نے ابتداءً میں فائر کیا اور اس کے بعد آدھ گھنٹہ تک ایک دوسرے پر گولیاں چلتی رہیں آتشباری کے بعد اس نے ۱۴ دکانوں کو آگ لگا دی - کوئی شخص آگ بجھانے کے لئے اپنے گھر سے نکلنے کی جرأت نہیں کرتا تھا کیونکہ جو شخص آگ بجھانے کی کوشش کرتا تھا - اس پر مورچہ کی طرف سے گولی آتی تھی - غرض قبائلی لشکر نے دکانوں کو لوٹ لیا اور اس وقت تک مورچہ نہ ہٹایا جب تک کہ دکانیں جل کر خاکستر نہ ہو گئیں اندازہ ہے کہ ۲۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا - علاوہ ازیں اس تجارت میں ۹ آدمی ہلاک ہوئے جن میں تین وزیری شامل ہیں - ۲۴ آدمی زخمی ہوئے جو نازک حالت میں ہسپتال کے اندر پڑے ہیں - اس وقت تک ایک درجن کے قریب لٹیروں کو گرفتار کیا گیا ہے - ایک مشہور قبائلی لیڈر زیری گل کی گرفتاری کے لئے جو نازک حالت میں مجروح ہوا ہے - ۵۰۰ روپیہ کے انعام کا اعلان ہوا تھا شہر میں آج مکمل ہڑتال ہے -

سیکر ۲۴ جولائی - آج مہاراجہ جے پور کو سیکر کا قبضہ دیدیا گیا جب کہ تمام دفاتر اور عدالتوں کی کنجیاں مہاراجہ صاحب کے حوالہ کر دی گئیں - اس کے بعد مہاراجہ جے پور واپس تشریف لے گئے - اس سے پہلے مہاراجہ صاحب کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ تمام رعایا کو معاف کر دیا گیا ہے - صرف ان دس لیڈروں کے خلاف فرداً فرداً مقدمات چلائے جائیں گے جو اس وقت زیر حراست ہیں

مدراس ۲۴ جولائی - نیلور تعلقہ کے چند دیہات میں کھیتوں میں کام کرنے والے تین ہزار مزدوروں نے ایک ہفتہ سے ہڑتال کر رکھی ہے کیونکہ زمینداروں نے ان کے بعض مطالبات منظور نہیں کئے تھے -

امرتسر ۲۴ جولائی - آج شام کے وقت ۱۰۰ کسانوں پر مشتمل ایک جتھا سنت گڑھ کے لئے نکلا - جب ریلوے پل پر پہنچا تو انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا گیا اور جتھہ کے انکار کرنے پر سب کو گرفتار کر لیا گیا -

کوکناڈہ ۲۴ جولائی - وزیر اعظم مدراس نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس کو آج ہندوستان میں وہی پوزیشن حاصل ہے جو دوسرے ممالک میں ڈکٹیٹروں کو حاصل ہے -

کلکتہ ۲۳ جولائی - مسلم حجاج وفد کے ارکان کل صبح پٹنہ سے یہاں پہنچے کلکتہ میں چند روزہ قیام کے بعد وفد بمبئی روانہ ہو جائے گا -

شملہ ۲۴ جولائی - مردان میں ایک طیارہ کو ہولناک حادثہ پیش آیا جس سے فلائنگ افسر ہلاک ہو گیا -

نئی دہلی ۲۴ جولائی - دہلی ملتان روڈ پر دریائے گھگر کے اوپر جو عارضی پل بنایا گیا تھا وہ طغیانی کی وجہ سے بہہ گیا ہے - سرسہ سے ڈبوالی تک تمام سڑک زیر آب ہے اور موٹروں کی ٹریفک بالکل بند ہے -

حیدر آباد دکن ۲۴ جولائی - کثرت باراں کی وجہ سے نظام سٹیٹ ریلوے لائن میں دو جگہ رخنہ پڑ گیا ہے جس کی وجہ سے آج گرانڈ ٹرنک ایکسپریس دو گھنٹہ دیر سے پہنچی -

الہ آباد ۲۳ جولائی - پیرس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ماہ ستمبر میں روس جائیں گے

لاہور ۲۴ جولائی - پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی ہے - کہ آئندہ سالانہ اجلاس پنجاب میں کیا جائے ساتھ ہی یہ درخواست بھی کی ہے کہ بابو سبھاش چندر بوس بہت جلد تمام پنجاب کا دورہ کریں

شملہ ۲۴ جولائی - اس سال کی پہلی سہ ماہی میں حکومت ہند کو محصول درآمد میں گھاٹا برداشت کرنا پڑا ہے پچھلے سال کی آمدنی ۱۱ کروڑ روپیہ تھی مگر اس سال کی پہلی سہ ماہی میں ۹ کروڑ ۳۲ لاکھ کی آمد ہوئی - اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ جاپان چین سے مصروف پیکار ہے لہٰذا وہ زیادہ مال ہندوستان کو برآمد نہیں کر سکا - اسی طرح محکمہ چونگی کو بھی اس سہ ماہی میں نقصان ہوا ہے گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ۲ کروڑ ۶۵ لاکھ کی آمد ہوئی تھی مگر اس سال ۲ کروڑ ۲۹ لاکھ کی آمد ہوئی ہے

بریلی ۲۴ جولائی - بجنور بنک کا ایک ملازم جس کو ۲۰ ہزار روپیہ کے نوٹ نجیب آباد سے بجنور لے جانے کے لئے دیئے گئے تھے غائب ہو گیا ہے پولیس مصروف تفتیش ہے

لنڈن ۲۴ جولائی - حکومت ہسپانیہ نے غیر جانبدار کمیٹی کی تمام شرائط کو تسلیم کر لیا ہے - صرف غیر ملکی رضاکاروں کی فوری واپسی کی شرط کو اس نے مسترد کر دیا ہے -

امرتسر ۲۴ جولائی - میر مقبول محمود اور سردار بہادر اجل سنگھ پارلیمنٹری سکرٹریان جو امرتسر کے لاٹھی چارج کی تحقیقات کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں شملہ سے آج یہاں پہنچے اور انہوں نے تحقیقات شروع کر دی سب سے پہلے انہوں نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی پھر سول سرجن کے ہمراہ گورو رام داس سرائے ہسپتال میں بقصد نے زائد مجروحین کا معائنہ کیا - نیز دو متاثرہ دیہات میں بھی گئے

لاہور ۲۳ جولائی - راجہ جنگ سے تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہا جاتا ہے کہ ۲۱ جولائی کی شام کو سکھوں کی طرف سے مسلمانوں کے مکمل مقاطعہ کی منادی کی گئی - اور ببانگ دہل اعلان کیا گیا کہ کوئی مسلمان جو ہڑوں پر جانوروں کو پانی نہ پلائے کھیتوں میں رفع حاجت کے لئے نہ جائے اس کے علاوہ یہ بھی تنبیہہ کی گئی کہ مسلمان گلی کوچوں میں بھی نہ پھریں - بعض مسلمانوں کو بری طرح زدوکوب بھی کیا گیا - ۲۲ جولائی کو ایس - ڈی - او اور تحصیلدار صاحب تشریف لائے اور انہوں نے سکھوں کو خلاف قانون سرگرمیوں سے باز رہنے کی نصیحت کی - لیکن سکھوں نے کہا کہ جب تک مسلمان اذان کہنے پر آمادہ ہیں - یہی صورت حال رہے گی -

کراچی ۲۳ جولائی - سندھ کے ایک وزیر نے سندھ کی موجودہ حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے - ہماری خدمات کی قدر نہیں کی جاتی اور وزیر اعظم پریشان رہتے ہیں - اگر موجودہ الجھن کا کوئی فیصلہ نہ ہوا تو ہم مستعفی ہو جائیں گے - عام خیال ہے کہ اگر موجودہ وزارت مستعفی ہو گئی تو سر غلام حسین ہدایت اللہ کو نئی وزارت مرتب کرنے کے لئے کہا جائیگا -

کراچی ۲۳ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ سندھ کی وزارت کی موجودہ صورت حالات کے متعلق دوشنبہ تک کوئی ضمنی فیصلہ ہو جائے گا اور وزارت کے ارکان میں اضافہ کا فیصلہ بھی کر دیا جائیگا - مالیہ کی شرح کو ایک سال ملتوی کر دینے کا امکان نظر نہیں آتا کیونکہ حکومت اپنے فیصلہ کو بدل نہیں سکتی البتہ عوام کے اعتراضات کے پیش نظر ترمیم و اصلاح کر دی جائیگی - گذشتہ جمعرات کی رات کو سر غلام حسین ہدایت اللہ نے گورنر سندھ سے ملاقات کی تھی - اس ملاقات کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں سندھ میں ایک مستحکم وزارت کے قیام کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات ہوا تھا - اور اس کا حل غالباً یہ سوچا گیا ہے کہ وزارت کے ارکان ۷ تک بڑھا دیئے جائیں تا کہ چاروں پارٹیاں وزارت میں شریک ہو جائیں -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی